بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ✦ ۲۹ صلح ۱۳۶۳ ✦ ۲۹ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۴

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

۲۸ جنوری ۱۹۸۴ء

"رات متلی کی تکلیف رہی اب طبیعت بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ مارشس کے جلسہ سالانہ میں دو ہزار احباب کی شمولیت

ملک کے قائمقام وزیر اعظم بھی تشریف لائے اور خطاب فرمایا

مرکز سے آمدہ وفد کی شرکت: ٹیلی ویژن نے جلسہ کی جھلکیاں دکھائیں

جماعت احمدیہ مارشس کا جلسہ سالانہ یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو روز ہل (مارشس) میں منعقد ہوا۔ اس میں مرکز سلسلہ سے آئے ہوئے خصوصی وفد کے علاوہ ملک کے قائمقام وزیر اعظم عزت مآب سگاتیان جیوال صاحب نے بھی شرکت کی۔ حاضرین کی کل تعداد کا اندازہ دو ہزار افراد تھا۔ ملک کے اخبارات کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلیویژن نے بھی اس جلسہ سالانہ کی کارروائی نشر کی۔

محترم قائمقام وزیر اعظم صاحب جلسہ سالانہ کے آخری دن تشریف لائے اور احباب سے مختصر خطاب کیا۔

مرکز سے آمدہ وفد محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر ضلع کراچی اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل پر مشتمل تھا۔ اراکین وفد نے جلسہ میں تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سلائیڈز بھی دکھائیں۔

پہلا اجلاس مکرم موسیٰ تیجو صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت مارشس کی صدارت میں ہوا اس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم قریشی محمد افضل صاحب امیر و مشنری انچارج نے مکرم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام سنایا۔ اس اجلاس کے دیگر مقررین میں محترم چوہدری احمد مختار صاحب، مکرم مبارک سلطان غوث صاحب، مکرم الحاج عبدالستار سوکیہ صاحب اور مکرم یداللہ بھتو صاحب تھے۔ یہ تقاریر انگریزی فرانسیسی اور لوکل زبان میں کی گئیں۔

دوسرا اجلاس محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کی زیر صدارت ہوا اس میں مقررین یہ تھے:۔

مکرم مولانا ابوبکر خان صاحب مبلغ سلسلہ مکرم حسن رمضان صاحب اور مکرم رفیق احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ۔ اس میں سلائیڈز دکھائی گئیں۔

دوسرے روز کا آخری اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر وفد مرکزیہ ہوا۔ اس اجلاس کے مقررین میں عزت مآب قائمقام وزیر اعظم مارشس کے علاوہ مکرم مولانا صدیق احمد صاحب منور مبلغ سلسلہ، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل اور مکرم چوہدری احمد مختار صاحب شامل تھے۔ اس کے بعد دعا ہوئی جس کے بعد احباب رخصت ہو گئے۔

جلسہ سالانہ میں ممبران پارلیمنٹ، معززین شہر اور دیگر مذہبی تنظیموں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی کو وڈیو پر ریکارڈ کیا گیا۔ ملکی ٹیلی ویژن نے بھی اس کی جھلکیاں دکھائیں۔

جزیرۂ مارشس:

یہ بحر ہند میں انتہائی جنوب میں واقع ہے یہ جزیرہ اگرچہ رقبہ کے لحاظ سے چھوٹا ہے۔ مگر اپنے قدرتی حسن کی وجہ سے بے حد مشہور ہے اس کا ارضیاتی مطالعہ بتاتا ہے کہ کسی سمندری آتش فشاں کے پھٹنے سے وجود میں آیا مگر اس کی زمین بڑی زرخیز اور اس کا موسم گنے کی پیداوار کے لئے بہت مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں ہر طرف اور ہر جگہ اونچی نیچی زمین پر گنے کے کھیت لہلہاتے نظر آئیں گے۔ اس خوبصورت جزیرہ میں اگرچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام آپؑ کے زمانہ میں ہی پہنچ چکا تھا۔ مگر باقاعدہ مشن کا آغاز حضور علیہ السلام کے ایک ساتھی حضرت صوفی غلام محمد صاحب کے ذریعہ ۱۹۱۵ء میں ہوا۔ ابتدائی مشکلات کے باوجود یہاں جماعت ترقی کرتی رہی۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

جماعت احمدیہ فرانس کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ:

مکرم صالح محمد صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ ملحیم و فرانس اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاوّل بمطابق ۱۸ دسمبر جماعت احمدیہ فرانس کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

ظہر کی نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق بانی سلسلہ کے کلام میں سے نعت رسولؐ پیش کی گئی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم حفیظ احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح بیان کئے۔ اس کے بعد صالح محمد خان صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقریر کی۔

جلسہ کی صدارت فرانس کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم اے۔ ایچ عبدالرحمان صاحب نے کی۔ جلسہ کی کارروائی ۵ بجے شام تک مکرم عبدالماجد صاحب کے مکان پر جاری رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کمزوروں کو توفیق عطا فرمادے کہ ہم گلی کوچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب بیان کریں اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر خدا کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ (آمین)

(مرسلہ: وکالت تبشیر)

ربوہ ۲۷ صلح/جنوری۔ آج یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کے احباب میں اخلاق عالیہ میں حصول کمال سے متعلق خطبات کے تسلسل میں آج غیبت کے موضوع پر اظہار خیال فرماتے ہوئے احباب جماعت کو اس برائی کے خلاف عملی جہاد کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رو سے غیبت اور اس کی مضرت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا کہ غیبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی غیر حاضری میں اس کے بارہ میں ایسی صحیح بات بیان کی جائے جو اگر اس کے سامنے بیان کی جاتی تو اس شخص کو ناگوار گزرتی اور اس کا دل دکھتا۔ حضور نے فرمایا۔ اسلام کسی کا دل دکھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ غیبت سے مراد کسی کی غیر حاضری میں اس کے بارے میں غلط بات بیان کرنا نہیں ہے کیونکہ غلط بات بیان کرنا تو جھوٹ اور بہتان باندھنا ہے بلکہ کسی ایسی برائی کا ذکر کرنا ہے جو فی الواقع اس میں موجود ہے۔

حضور نے فرمایا۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

غانا میں بارش ہو گئی

ربوہ۔ ۲۷ صلح/جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو یہ خوشی کی خبر سنائی کہ پچھلے اور اس سے بھی پچھلے جمعہ کو احباب جماعت کو غانا میں بارش ہونے کے لئے دعا کی جو تحریک کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسے شرف قبولیت عطا کیا ہے اور غانا سے اتوار کے روز جو ٹیلیگرام روانہ کی گئی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ ملک بھر میں بڑے وسیع پیمانہ پر بارش ہوئی ہے اور اہل غانا اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان پر بہت خوش ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ!

○

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

امانت بہت اہم خلق ہے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جبتک وہ امین نہ ہو

یہ اس قدر اہم خلق ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے

آپ لوگوں کو اس اہم خلق کا علمبردار بنایا گیا ہے پس اپنے امانت کے معیار کو بلند کریں

یاد رکھیں آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں جو سب امینوں سے بڑھ کر امین تھے

اگر آپ صحیح معنوں میں امین ہو جائیں گے تو آپ اللہ کی حفاظت میں آجائیں گے اور وہ ہر خطرہ سے آپ کو بچائے گا

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲ فتح ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲ دسمبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ: ربوہ

مرتبہ: مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب رکن صیغہ زود نویسی ربوہ

(نوٹ: یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے:)

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل قرآنی آیت تلاوت فرمائی:-

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝"

(الاحزاب آیت: ۷۳)

اور پھر فرمایا:-

"مذہب کے دو ہی بنیادی مقاصد ہیں ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرے بنی نوع انسان سے خدا کی رضا کے مطابق تعلق۔ اس دوسرے حصہ کو حقوق العباد کہتے ہیں تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ادا کرنا یہ دو ہی

تمام مذاہب کے مقاصد

ہیں اور ہونے چاہئیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا آپس میں کیا رابطہ ہے اور یہ کیا نسبت رکھتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ کسی طرف سے بھی بات شروع کریں یہ ایک دوسرے پر جا کر منتج ہو جاتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی ایسی لکیر نہیں کھینچی جا سکتی کہ ایک کو دوسرے سے کلیتہً جدا کر دیا جائے۔ حقوق العباد کے پہلو سے دیکھیں تو کوئی انسان باخدا بن ہی نہیں سکتا جب تک پہلے حقوق العباد ادا نہ کرے گویا حقوق العباد وہ پہلی منزل ہے جس سے انسان باخدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپؐ نے حضرت خدیجہؓ سے خوف کا اظہار کیا تو حضرت خدیجہؓ نے اس بات پر کہ آپ کا تعلق لازماً خدا تعالیٰ سے ہے کسی اور سے نہیں سب سے قوی دلیل یہ دی کہ آپ سب سے زیادہ حقوق العباد ادا کرنے والے ہیں اور حقوق العباد میں آگے بڑھ کر حقوق ادا کرنے والے یعنی آپ کا مقام عدل سے بہت آگے ہے آپ حقوق العباد اس طرح ادا کرتے ہیں کہ محسن بھی ہیں اور ایتاءِ ذی القربیٰ کا مقام بھی آپ کو حاصل ہے۔ حضرت خدیجہؓ کے یہ الفاظ تو نہیں تھے مگر جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ یہی بنتا ہے۔ گویا اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو انسان مخلوق کے حقوق ادا کرتا ہو اس کا تعلق لازماً خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ شیطان سے اس کا تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ اور وہ یہ حق رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے تعلق رکھے۔ اس کا

دوسرا پہلو یہ ہے

کہ آپ حقوق اللہ کی بات پہلے کریں تب بھی حقوق العباد پر جا کر بات منتج ہو جائے گی۔

چنانچہ قرآن کریم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق جو فرمایا دَنَا فَتَدَلّٰى تو اس کے ایک معنیٰ یہ ہیں کہ وہ اپنے ربّ کے قریب ہوا اور قریب ہو کر اپنے ربّ کو محض اپنے لئے نہیں رکھ لیا اور بنی نوع انسان سے مستغنی نہیں ہوا۔ ربّ کے قرب کا ایک طبعی تقاضا تھا کہ وہ بنی نوع پر رحمت کے ساتھ جھک جائے اور جو کچھ اس نے پایا وہ انہیں بھی عطا کرے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تَدَلّٰى کا نقشہ اس طرح کھینچا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ جیسے درخت باثمر ہو کر جھک جاتا ہے اور اُس کا پھل اُن لوگوں کے لئے جو پھل کے محتاج ہوں قریب آجاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر خدا کی طرف شروع ہوا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے منعکس ہو کر پھر بندوں سے آملا۔

امرِ واقعہ یہ ہے کہ ایک وحدت پائی جاتی ہے مذہب میں۔ یہ ایک توحید کا منظر ہے کہ

حقوق اللہ اور حقوق العباد

بالآخر ایک ہو جاتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص حقوق العباد صحیح معنوں میں ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر نہ پڑے۔ ایسے بندوں کو خدا چن لیتا ہے جو واقعۃً اس کے بندوں کا حق ادا کرتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہ کرے۔ لہٰذا ایسی مذہبی جماعتیں جن میں حقوق العباد کی کمی نظر آئے، وہ ان اخلاق سے عاری ہوں جو انسان کو انسان کے لئے نرم کر دیتے ہیں اور اس کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ احسان کا تقاضا کرتے ہیں۔ ایسا انسان اگر یہ کہے یا یہ سمجھے کہ میں بہت ہی عبادت کرنے والا ہوں، بہت ہی روزے رکھنے والا ہوں تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے غلطی خوردہ کی غلطی کو ہمیشہ کے لئے یہ فرما کر دور کر دیا کہ مومن وہ نہیں ہے جو صرف عبادت کرے اور روزے رکھے بلکہ مومن وہ ہے جس کے شر سے انسان، ان کا خون اور ان کے اموال بھی محفوظ ہوں تو حقیقت یہ ہے کہ حقوق العباد کے سوا حقوق اللہ ادا ہو نہیں سکتے اور حقوق اللہ ادا کرنے والے انسان کبھی بھی حقوق العباد سے غافل نہیں ہو سکتے۔

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو وقتاً فوقتاً تذکیر کی ضرورت ہے۔ یاد کروانے کی ضرورت ہے کہ ہمارا کیا مقام ہے ہم کس بلند مقام پر فائز کئے گئے ہیں اور کیا ہم اس کے تقاضوں کو ہر پہلو سے پورا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے یہ سوچا ہے کہ ایک ایک خلق سے متعلق مختلف اوقات میں جب بھی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے خطبات میں جماعت کو نصیحت کروں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا خلق جس کی طرف میری توجہ مبذول ہوئی وہ امانت ہے۔

امانت دراصل وہ خلق ہے جو زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے، مذہب کا آغاز ہی امانت سے ہوتا ہے۔

مذہب کا دوسرا نام امانت ہے

چنانچہ جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا

کہ ہم نے امانت یعنی شریعت کو آسمانی وجود جو نظر آرہے تھے (یہاں امانت سے مراد کامل شریعت ہے یعنی دین کامل) وہ جو مذہبی دنیا سے تعلق رکھتے تھے ان کے سامنے بھی پیش کیا، زمین کے سامنے بھی پیش کیا، آسمان کے سامنے بھی پیش کیا، پہاڑوں کے سامنے بھی پیش کیا فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وہ اس کامل امانت کا حق ادا کرنے سے ڈر گئے وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ چنانچہ انسانِ کامل آگے آیا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس نے اس امانت کا بوجھ اٹھا لیا اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا یہ اپنے نفس پر بہت ظلم کرنے والا اور اس بات سے بے پرواہ ہے کہ اس امانت کے بوجھ کے نتیجہ میں اس پر کتنے مظالم ہونے والے ہیں کیسے کیسے دکھوں کا اُسے سامنا ہوگا۔

چنانچہ آغازِ وحی پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہا گیا کہ آپ کی قوم آپ کو اپنے وطن سے نکال دے گی تو بڑی معصومیت سے پوچھا کہ مجھے؟ مجھے کیوں نکال دے گی؟ یعنی مطلب یہ تھا کہ میں تو قوم کے اخلاق کا علمبردار ہوں میں تو ان میں سب سے زیادہ عادل، سب سے زیادہ محسن،

سب سے زیادہ امین

ہوں تو مجھے کس وجہ سے نکال دے گی۔ تو جھولاً سے مراد یہ تھی کہ اس امانت کے بوجھ کے جو تقاضے ہیں اور غیروں کی طرف سے جو بکثرت ظلم ہونے والے ہیں ان سے غافل تھا۔ "ظلوماً" اپنے نفس کے لئے ہے یعنی یہ غیروں پر ظلم کرنے والا نہیں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور اپنے آپ پر بہت ہی زیادہ سختی کرتا ہے۔ طاقت سے بڑھ کر حد سے زیادہ بوجھ اٹھانے کی تمنا رکھتا ہے۔ اس کا ظلم غیروں پر نہیں بلکہ یہ وجود وہ ہے جس پر غیر ظلم کریں گے اور اس کے باوجود اس سے غافل ہے۔ پس ایک معنیٰ تو یہ ہوئے اور ایک اور معنیٰ ہے کہ علم کے باوجود اس بات سے بے پرواہ ہے کیونکہ "جھولاً" عرب اس بہادر کے لئے استعمال کیا کرتے تھے جو موت کے خطرات سے خوب واقف ہو اور اس کے باوجود اس میں چھلانگ لگا دے اور اس بات سے مستغنی ہو کہ اس پر کیا گزرے گی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق یہ دونوں معنے صادق آتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغاز نبوت میں یہ کیفیت تھی کہ آپؐ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی شخص نیکی کے بدلہ میں بدی کر سکتا ہے۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ ہونا ہے اور جتنا کہا گیا تھا اس سے بہت بڑھ کر آپؐ پر مظالم ہوئے تو اس وقت جھولاً کا یہ معنیٰ تھا کہ آپؐ ان خطرات کو خوب جان گئے تھے تب بھی ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے۔

بڑی جرأت اور مردانگی

سے ان سارے مظالم کو برداشت کیا جو غیر نے آپؐ پر کئے اور اس کے باوجود امانت میں کوئی فرق نہ آیا۔ یہ امانت کیا ہے؟ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کہ اس کا ایک معنیٰ جو عرفِ عام میں بھی مشہور ہیں اور مختلف مفسرین نے بھی لکھے ہیں وہ ہے "شریعت" اور شریعت اُسی کو عطا ہوتی ہے جو امین ہو۔ امانت کے بنیادی معنیٰ اطمینان اور بے خوفی کے ہیں۔ وہ شخص جو ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اس سے دنیا بے خوف ہو جائے اسے امین کہتے ہیں اور جو ایسے اخلاق کو پا جائے کہ اس کے نتیجہ میں اُسے کوئی خوف نہ رہے وہ بھی امانت دار ہوتا ہے، یعنی خوف کی حالت سے بے خوفی کی حالت تک پہنچ جانا یہ بھی امین کے معنوں میں داخل ہے، اور دوسروں کو بے خوف کر دینا یہ بھی اس کے معنوں میں شامل ہے۔ یعنی اگر انسان امانت کا حق ادا کرتا ہے تو اسے

کوئی خطرہ اور خوف نہیں

ہے اور جو امانت کا حق ادا کرنے والا ہو اس سے غیر کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔ امین کا لفظ انسانوں کے لئے تو آتا ہے اللہ کے لئے نہیں آتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور امانت میں عدمِ ملکیت کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ امانت ایسی چیز کو کہتے ہیں جس کی ملکیت کسی غیر کی ہو اس نے صرف اس کا حق ادا کرنا ہے وہ غیر کے تابع مرضی ہو جائے اور اس کی امانت میں خود دخل اندازی کوئی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ مالک ہے اس لئے سارے قرآن کریم میں اللہ کے لئے کہیں بھی امین کا لفظ نہیں آیا۔ ہاں مومن کا لفظ آتا ہے جو خدا کی نسبت بہت ہی وسیع معنی رکھتا ہے۔

بہرحال جہاں تک آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق ہے جب ہم امانت کے پہلو پر غور کرتے ہیں تو ایک معنیٰ یہ بنیں گے کہ وہ شریعت کا امین بنایا گیا، الہامِ الٰہی کا امین بنایا گیا اور وہ ایسا کامل امین تھا کہ اس نے ایک ذرہ بھی، سرِمو بھی اس امانت میں فرق نہیں کیا۔ ہر قسم کی بیرونی مخالفتوں اور ہر قسم کی اندرونی خواہشات کے باوجود اس نے امانت میں کوئی فرق نہیں آنے دیا۔ اندرونی خواہشات کے لحاظ سے وہ ظلوم تھا، اپنے نفس کی ہر تمنا کو خدا تعالیٰ کی خاطر کچلنے والا تھا۔ بیرونی خطرات کے لحاظ سے وہ جھول تھا دنیا کی کوئی طاقت اُسے ڈرا کر یا خوف دلا کر امانت کے حق سے باز نہیں رکھ سکتی تھی۔

ایک اور معنیٰ جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے اور اس سے پہلے کسی مفسر کی نگاہ اس پر نہیں پڑی وہ یہ ہیں کہ

امانت سے مراد

وہ تمام طاقتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی ہیں، ذہنی طاقتیں، جسمانی طاقتیں، قلبی طاقتیں، روحانی طاقتیں جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو ودیعت فرمایا ہے وہ خود اس کا مالک نہیں بلکہ وہ سب کچھ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور امانت دیا گیا۔ اور امین وہ ہوگا جو ہر اس چیز کو جو کسی نے اس کے سپرد کی ہے اس کے تابع مرضی استعمال کرے اور خرچ کرے، جہاں جہاں اسے دخل دینے کی اجازت دی گئی ہے وہاں وہاں دخل دے، جہاں دخل کی اجازت نہیں وہ نہ دے، غرضیکہ ایک ذرہ بھی اس مالک کی مرضی کے خلاف تصرف نہ کرے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان معنوں میں کامل امین جو دنیا میں ظاہر ہوا وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسلم تھے۔ آپؐ نے اپنی ان تمام طاقتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ودیعت فرمائی تھیں بلا استثناء خدا کی تابع مرضی کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی گواہی خود دوسرے لفظوں میں دی کہ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام آیت ۱۶۳)

اے محمدؐ تو نے امانت کا ایسا حق ادا کر دیا ہے کہ تیری عبادت، تیری ساری قربانیاں، تیرا تو مرنا جینا بھی کلیتہً اپنے رب کے لئے ہو گیا ہے۔ اس میں غیر اللہ کا کوئی دخل باقی نہیں رہا۔ تو ہمارا آقا اتنا بڑا امین ہے۔ ہمارا آقا اتنا بڑا امتحان ہے جس کی متابعت کا ہم دم بھرتے ہیں۔ اگر ہم باوجود کوشش کے اس اعلیٰ مقام امانت پر فائز نہیں ہو سکتے تو یہ تو کوئی بات نہیں جس پر خدا پکڑے کیونکہ ہر انسان کی صلاحیتیں مختلف ہیں، جو صلاحیتیں اور قابلیتیں اس نے ودیعت کی ہیں وہ الگ الگ ہیں۔ کوئی انسان کمزور پیدا ہوتا ہے تو کوئی طاقتور، کوئی بیمار اور کوئی صحت مند، کسی کی بعض قابلیتیں نمایاں ہوتی ہیں کسی کی بعض اور قابلیتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ تو درست ہے کہ انتہائی کوشش کے بعد بھی کوئی شخص دنیا میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بن سکتا۔ لیکن یہ بھی درست نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حرکت نہیں کر سکتا۔ آپ ایک مستقل حرکت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کر سکتے ہیں اور

بحیثیت امین ہمارا سب سے پہلا کام

یہ ہے کہ ہم حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے قریب تر ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو کہ مرنے کے بعد ہم حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جگہ پائیں، بڑی اچھی خواہش ہے لیکن بسا اوقات انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ جنہوں نے اس دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جگہ نہیں پائی وہ وہاں کیسے پا جائیں گے۔ یہ دنیا دار العمل ہے اگر آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہونا ہے تو اب وقت ہے قریب ہو جائیے۔ مرنے کے بعد قربت کا وقت ختم ہو جاتا ہے پھر آپ اسی مقام سے اٹھائے جائیں گے اور وہیں کھڑے کئے جائیں گے جو قربت کا مقام آپ نے دنیا میں حاصل کر لیا تھا۔

امانت کے لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو اس پہلو سے بہت ہی تکلیف دہ مناظر نظر آتے ہیں۔ جو شخص بندوں کا امین نہ ہو وہ خدا کا امین کیسے ہو سکتا ہے۔ امانت میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں اور جماعت کو لازماً ان ساری کمزوریوں کو دور کرنا ہو گا۔ امانت کے وسیع تر مضمون میں داخل ہونا تو بہت بڑی بات ہے۔ میں اس وقت اتر کر معمولی عرف عام کے مضمون میں پہنچ گیا ہوں۔ میں آپکو یہ بتا رہا ہوں کہ چھوٹی چھوٹی امانتوں میں بھی خیانت کی جا رہی ہے۔

امانت سے مراد

نہ صرف روپے پیسے جو دیئے جاتے ہیں وہ ہیں۔ بلکہ ہر انسان کی عزت بھی دوسرے کے پاس امانت ہے۔ ہر انسان کے حقوق دوسرے کے پاس امانت ہیں اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو راعی بنا دیا ہے۔ اگر آپ ان معنوں میں لفظ "امانت" پر غور کریں کہ حقوق العباد میں امانت کیا شکلیں اختیار کرتی ہے تو تمام حقوق انسانی سے امانت کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ

(المومنون آیت ۹)

وہ اپنی امانات اور عہدوں پر راعی ہو جاتے ہیں۔ راعی کے کیا معنی ہیں؟ اس کی تفصیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ[1]

کہ تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ یعنی امانت کی جو تفصیل پہلے بیان کی گئی ہے وہ اس حدیث سے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔

امانت اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو اپنی نہ ہو کسی غیر کی ہو اور رعیت اسے کہتے ہیں کہ امانت کے حقوق اس طرح ادا کئے جائیں کہ جو مالک ہے اسے اعتراض نہ ہو سکے۔ اس کی عین مرضی کے مطابق امانت خرچ کی جائے تو فرمایا کہ تم مالک نہیں ہو، اس دنیا میں تم امین ہو اور ایسے امین ہو کہ جسے پوچھنے والا زندہ موجود ہے۔ اور جس کا پوچھنے والا صاحب اقتدار ہے۔ ورنہ دنیا میں انسان بعض دفعہ کسی اور کا امین ہو جاتا ہے۔ فرض تو اس کا ہے کہ امانت کا حق ادا کرے لیکن امانت دینے والا مر جاتا ہے یا اس سے کمزور ہوتا ہے۔ اس کا کچھ بس نہیں ہوتا اگر کوئی خیانت بھی کرے تو وہ زبردستی اپنے حقوق نہیں لے سکتا۔ اس فرق کو ظاہر کرنے کیلئے کہ ہم کس کے امین ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی یہ تفصیل فرمائی کہ "راعون" میں جو خدا تعالیٰ نے اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ تم اپنی امانتوں کے راعی ہو اور ایسے راعی ہو جو مسئول ہو۔ تم سے لازماً یہ پوچھا جائے گا کہ تم نے یہ امانتیں کس طرح ادا کیں۔

جب ہم امانت کے مضمون کو

عام لین دین کے معاملات

میں دیکھیں تو یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے کہ اس چھوٹے سے مفہوم میں بھی ابھی بہت اصلاح کی گنجائش موجود ہے۔ قضا میں جتنے جھگڑے آتے ہیں وہ سارے امانت میں کمی سے تعلق رکھنے والے جھگڑے ہیں۔ کسی نے کسی سے شراکت کی اور شراکت کے دوران امانت کا حق ادا نہ کیا۔ کسی نے کسی کے سپرد کوئی جائداد یا کوئی کام کیا تو اس نے وہاں امانت کا حق ادا نہ کیا۔ کسی نے بیوی کی امانت کا حق ادا نہ کیا تو کسی بیوی نے خاوند کی امانت کا حق ادا نہ کیا۔ غرضیکہ سارے قضا کا خلاصہ یہ ہے کہ جتنے جھگڑے وہاں پہنچتے ہیں ان میں سے ایک نہ ایک فریق لازماً امانت کے معیار سے گرا ہوا ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں فریق گرے ہوئے ہوں۔ مقدموں میں یہ ضروری نہیں ہوا کرتا کہ سارا قصور ایک ہی فریق کا ہو لیکن جب کوئی مقدمہ قضا میں پہنچتا ہے تو یہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ امانت کا معیار گرا ہوا ہے اور جتنے زیادہ مقدمے قضا میں پہنچیں گے اتنی ہی زیادہ الارم کی گھنٹیاں بجیں گی اور اتنا ہی زیادہ خوف پیدا ہو گا۔

پس وہ جماعت جسے تمام دنیا کے لئے امین بنایا گیا ہے اگر وہ اپنے لئے ہی امین نہ ہو تو وہ کس طرح اس حق کو ادا کرے گی۔ آپ امین ہیں صرف اموال میں نہیں، صرف دنیاوی حقوق میں نہیں بلکہ آپ شریعت کے بھی امین ہیں، آپ ساری دنیا کے حقوق کے امین ہیں۔ جماعت احمدیہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نمائندگی کا حق ادا کرنے کی اتنی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس کے خوف سے تو انسان کو لرزتے رہنا چاہئے۔ ہرگز بے فکری اور بے خوفی کا مقام نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امانت کے معاملہ میں جتنا زیادہ خوف رکھیں گے جتنا زیادہ خدا سے ڈریں گے۔ اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے خوفی عطا ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کا نام اگرچہ امین نہیں مگر مومن ہے۔ مومن کے کیا معنی؟ مومن کے معنی ہیں کہ جس سے کسی دوسرے انسان کو کوئی خوف لاحق نہ ہو۔ ایک پہلو سے اللہ مومن ہے اور ایک پہلو سے انسان مومن ہے اور ان دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

انسان مومن تب بنتا ہے

جب وہ اللہ تعالیٰ کو اس بارے میں مطمئن کر دے کہ خدا تعالیٰ کو اس سے بغاوت کا احتمال نہ رہے، عصیان اور نافرمانی کا احتمال نہ رہے۔ یعنی بحیثیت انسان مومن وہ کہلائے گا جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور جس سے خدا تعالیٰ کو یہ امن حاصل ہو جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں کوئی رخنہ پیدا نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی امانت نہیں کھائے گا بلکہ اس کی امانت کو جس طرح اس نے پسند فرمایا ہے اسی طرح ادا کرے گا کوئی مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک امین نہ ہو۔ پس ان معنوں میں انسان مومن ہے اور انسان جتنا مومن ہوتا ہے اتنا ہی

---

[1] بخاری کتاب النکاح باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا ص ۷۸۳/۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے لئے اللہ مومن ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس حد تک وہ اللہ تعالیٰ کا خوف کھا کر اس کو مطمئن کرتا ہے اسی حد تک اللہ تعالیٰ اس کے خوف دور کرتا چلا جاتا ہے اور ان چیزوں میں وہ ضامن ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف رنگ میں اس مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ جو مومن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو جاتا ہے، اس کا کفیل ہو جاتا ہے اس کی ذمہ داریاں قبول فرما لیتا ہے۔ پس اللہ مومن ہے ان معنوں میں کہ جس حد تک انسان خدا پر ایمان لائے یا خدا کو اپنی ذات سے ان سارے معاملات میں امن دے تو اللہ تعالیٰ اس کا کفیل ہو جائیگا اور اس کا نگران ہو جائے گا اور اس کی حفاظت فرمائے گا اور اسے بے خوف کر دے گا اور جس حد تک وہ خدا کو امن نہیں دیتا۔ اسی حد تک وہ امن کے مقام سے نکل کر خوف کے مقام میں داخل ہو جاتا ہے۔ جتنے قدم وہ

خدا کی رضا سے باہر

رکھے گا اتنے ہی قدم وہ خطرات سے باہر رکھ رہا ہوگا۔

پس امانت ایک بہت ہی اہم خلق ہے اور امانت یعنی خدا کی امانت ادا نہیں ہو سکتی جب تک انسان انسان کے لئے امین نہ ہو، پہلے انسان بننا پڑے گا پھر انسان کامل کی باری آتی ہے اور پھر اللہ سے تعلق پیدا ہوتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں جو فرمایا ہے

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝ (سورۂ ص آیت ۷۳)

اس میں وہی مضمون ہے کہ پہلے تم ٹھیک ٹھاک تو ہو، پھر نفخ روح کا سوال ہوگا جب میں تمہیں ٹھیک کر لوں گا۔ جب تمہارے اخلاق درست کر لوں گا۔ تب یہ سوال پیدا ہوگا کہ میں تم پر الہام کروں، تم پر وحی کروں اور تمہارا مجھ سے تعلق پیدا ہو اگر تمہارے اخلاق بگڑے ہوئے ہوں تم انسان ہی نہ کہلا سکتے ہو اور یہ خواہش اور تمنا رکھو کہ اللہ تعالیٰ الہام کرے اور وحی فرمائے سچی خوابیں دکھائے اور خدا تعالیٰ نصرت فرمائے تو یہ ساری خیالی باتیں ہیں۔

پس حقیقت یہ ہے کہ حق امانت

بہت ہی اہم خلق

ہے۔ حق امانت کی کتنی اہم ذمہ داری ہے اور امین ہونا کتنا بڑا خلق ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے اور جتنا کوئی خائن ہوتا چلا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق ٹوٹتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انبیاء کو منع فرما دیتا ہے کہ مجھ سے خائن کے بارے میں کوئی سفارش کریں۔ قرآن کریم انبیاء کو کھلم کھلا تاکید فرماتا ہے کہ خائنوں کے بارے میں کوئی جھگڑا، کوئی بحث نہیں کرنی۔ گویا خیانت شفاعت سے محرومی ہے اس لئے جو ہماری کمزوریاں ہیں خواہ غفلت کی وجہ سے خطاؤں کی وجہ سے یا عمداً گناہ ہو ایک جو تمنا ہوتی ہے کہ قیامت کے دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمائیں گے تو قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کی شفاعت سے خدا روک دے گا جو خائن ہوں۔

پس جو شخص دنیا میں لین دین کے معاملات میں امانت کا حق ادا نہیں کر سکتا اس کا یہ تصور ہی غلط ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی امانتوں کے حق ادا کر رہا ہے، وہ عبادت کر رہا ہے وہ روزے رکھ رہا ہے۔ یہ ساری بعد کی باتیں ہیں جب تک وہ اندرونی طور پر ٹھیک ٹھاک نہیں ہو جاتا، جب تک اس کا نفس برابر نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ سے تعلق کا سوال ہی کوئی نہیں۔ سب سے زیادہ جھگڑے لین دین کے ہیں یعنی پیسے کے معاملے میں انسان اتنا کمزور ہے۔ اتنا حریص اور توکل سے عاری ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں جب تک

خدا تعالیٰ کے قانون

توڑ کر پیسے نہ لے لوں اس وقت تک میرا گزارہ مشکل ہے۔ اس وقت تک میرا کوئی کفیل نہیں ہو سکتا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں انسان کو بھول کر بے انتہا ناشکری کرتا ہوا انسان خیانت کر جاتا ہے۔ میرے سامنے ایسے معاملات آتے رہتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی پر احسان کیا اسے ایسے وقت میں اپنا مکان دیا۔ جب اسے سر چھپانے کی جگہ نہیں تھی اور بعض صورتوں میں کرایہ بھی وصول نہیں کیا اور جب اس نے آکر کہا کہ اب مجھے ضرورت ہے مکان دے دو تو کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ہم کہاں جائیں، ہم اپنا سر کہاں چھپائیں۔ اب یہ جو امانت میں خیانت ہے اس میں ایک اور بھی عنصر داخل ہو جاتا ہے۔ یعنی بے شرمی، بے حیائی اور ناشکرے پن کا۔ تو انسان تو ناشکرا اور بے حیا ہو کر بھی خیانت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جب آپ کسی سے قرض لیتے ہیں تو یہ صرف امانت نہیں بلکہ اس میں احسان بھی شامل ہوتا ہے۔

امانت اور قرض میں ایک فرق

ہے۔ ویسے تو قرآن کریم نے قرض کو بھی امانت کے تابع بیان فرمایا ہے لیکن عام امانت اور قرض میں ایک فرق یہ ہے کہ آپ امانت استعمال نہیں کر سکتے جب تک کہ امانت رکھنے والا استعمال کی اجازت نہ دے اور جب وہ اجازت دے دے تو اسی کا نام قرض ہو جاتا ہے۔ ایک اور فرق یہ ہے کہ امانت مانگ کر نہیں لی جاتی اور قرض آپ مانگ کر لے سکتے ہیں۔ امانت ضائع ہو جائے تو آپ اس کی ادائیگی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ قرض ضائع ہو تو چونکہ آپ نے اس سے استفادہ کیا تھا اور آپ نے مانگ کر لیا تھا اس لئے آپ کو لازماً ادا کرنا پڑے گا۔ یہ سوال نہیں کہ جی نقصان ہو گیا میں نہیں دے سکتا۔ پس یہ جو دو تین فرق ہیں، اسے ملحوظ رکھیں۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب عہدے مانگنے سے متعلق منع فرمایا کہ کسی عہدہ کی خواہش نہیں کرنی تو اس لئے کہ وہ قرض نہیں امانت ہے۔ جتنی ذمہ داریاں ہیں وہ ساری امانتیں ہیں۔ چنانچہ جب بعض لوگوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ہمیں فلاں جگہ کی ولایت دے دیں یا فلاں جگہ کی امارت دے دیں تو آپ نے فرمایا کہ بالکل نہیں، یہ وہ امانت ہے جو مانگی نہیں جائے گی۔ یہ میرا کام ہے اور میرے سپرد ہے کہ میں جسے تم میں سے بہترین سمجھوں اس کے سپرد کروں۔ تمہارا یہ کام ہی نہیں کہ امانت مانگو۔ فرمایا کہ جو شخص امانت نہیں مانگتا بلکہ اس کے سپرد کی جاتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کا مؤکل ہو جاتا ہے، اس کے لئے آسانی پیدا فرما دیتا ہے اور جو شخص خواہش کر کے لیتا ہے تو وہ امانت اس کے لئے بوجھ بنا دی جاتی ہے، وہ اس بوجھ کو اٹھا نہیں سکتا۔

پس امانت اور قرض کے فرق کو ملحوظ رکھیں۔ امانت میں آپ کو کسی شخص نے از خود دیا ہے۔ دنیا کے لین دین میں جب ہم قرض سے فرق کرنے کے لئے امانت کی بات کرتے ہیں تو مطلب یہ ہے گا کہ آپ نے کوئی خواہش نہیں کی بلکہ ایک شخص کو ضرورت تھی اس نے آپ کے پاس اپنا روپیہ رکھوا دیا۔ ایسی صورت میں آپ کا کچھ احسان اس پر ہو جاتا ہے کیونکہ آپ نے ذمہ داری قبول کر لی۔ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے گا۔ لیکن جب آپ قرض لیتے ہیں تو آپ امین بھی ہیں اور زیر احسان بھی آ جاتے ہیں۔ پس جو قرض میں لیت و لعل کرتا ہے کہ میں نہیں دے سکتا ضائع ہو گیا، یا فلاں بات ہو گئی، وہ تو احسان کش بھی ہے۔ بہت سے جھگڑے اور ایسی شکایتیں ملتی رہتی ہیں کہ فلاں شخص نے قرض لیا تھا اور اسے ادا نہیں کیا۔ یا بعض اوقات نہایت تکلیف دہ صورت میں ادا کرتے ہیں کہ آج روپے کی قیمت اور ہے قرض ادا کرتے بیس سال لگا دیئے جبکہ اصل سے اس کی کوئی نسبت ہی نہیں رہتی۔ جب واپس ہو رہا ہوتا ہے تو عملاً اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی۔

پس قرض کو وقت پر وعدہ کے مطابق ادا کرنا یہ

امانت سے بھی زیادہ ضروری

ہے کیونکہ اس میں انسان احسان کے نیچے آیا ہوا ہوتا ہے وہ دو قسم کا مجرم بن جاتا ہے۔ احسان کش بھی محسن کش بھی اور خائن بھی بن جاتا ہے۔ اس پہلو سے جماعت کو بہت اونچے معیار کی ضرورت ہے۔ میں تو بعض دفعہ شرم سے کٹ جاتا ہوں جب بعض غیر احمدی یہ لکھتے ہیں کہ فلاں احمدی نے ہم سے یہ قرض لیا تھا، جب اسے ضرورت تھی اسے ہم نے ادا کیا، اب ہمیں ضرورت ہے تو وہ واپس نہیں کر رہا۔ بعض لوگ جھوٹی شکایتیں بھی کر دیتے ہیں لیکن بعض شکایتوں کی میں نے تحقیق کروائی اور ثابت ہوا کہ بات بالکل درست ہے۔ تو یہ بہت ہی بڑا جرم ہے بلکہ ایک تیسرا جرم شامل ہو گیا یعنی جب آپ نے غیروں سے بدمعاملگی کی تو آپ لوگ تبلیغ اور جماعت کی نیک نامی میں روک بن گئے۔

پس امانت کے معیار کو بلند کیجئے اور یہ دیکھئے کہ غلام کس کے ہیں، آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں جو سب امینوں سے بڑھ کر امین تھے، جنہوں نے امانت کے مقام کو انتہا تک پہنچا دیا۔ ان کی غلامی کے دعوے دار ہو کر یہ باتیں زیب نہیں دیتیں کہ چھوٹی چھوٹی امانتوں میں بھی آپ خیانت کر جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ آپ کو سناتا ہوں ایسے بہت سے واقعات ہیں لیکن ایک واقعہ سناتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے آپ اندازہ کریں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے کیوں چنا تھا اس لئے کہ آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے قدم بقدم چلنے والے تھے، آپ نے ہر خُلق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھا تھا اور پھر اس کے تمام باریک تقاضوں کو پورا کیا۔

ایک دفعہ آپؑ سیر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ میاں محمد عبداللہ سنوری صاحب ساتھ تھے۔ بیروں کا موسم تھا ایک بیری سے سرخ رنگ کا ایک بیر سڑک پر گرا ہوا تھا۔ میاں عبداللہ صاحب نے اُٹھا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کس کی بیری ہے؟ انہوں نے کہا پتہ نہیں کس کی ہے۔ پھر فرمایا آپ نے اس سے پوچھا کہ میں تمہارا یہ بیر لے سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا یہ سڑک پر پڑا ہوا تھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ پھر وہیں رکھ دو۔ تو جس کا امام اتنا عظیم الشان ہو کہ

دنیا کے سب سے بڑے امین کا غلامِ کامل

ہو جائے اور ہر بات میں، ہر قدم پر انتہائی باریکی سے غلامی کا حق ادا کر رہا ہو اس کی طرف منسوب ہونے کے بعد آپ اندازہ کریں کہ آپ سے دنیا کی طرف سے امانت کے کتنے بلند تقاضے ہوں گے۔ اگر آپ نے اس امانت کا حق ادا نہ کیا تو دنیا سے یہ خلق ختم ہو جائے گا۔ آپ ہی اس کے علمبردار ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو مرد، عورت اور بچے کو امانت کے نہایت اعلیٰ مقام پر قدم رکھنا چاہیئے اگر آپ امین ہو جائیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا آپ کے لئے مومن ہو جائے گا آپ اس مومن کی شان دیکھیں گے وہ ہر خطرہ سے آپ کو بچائے گا۔ آپ اس کی حفاظت میں آجائیں گے، وہ ہر اس شان کے ساتھ آپ پر ظاہر ہوگا جس طرح اس سے پہلے وہ امینوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امانت کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مجدد اعظم حصہ دوم ص ۱۳۳۱)

خلاصہ خطبہ جمعہ: (صفحہ اوّل سے آگے)

یہ ایک عالمی بیماری ہے اور اس برائی نے گھروں کا معاشرتی سکون تباہ کر کے رکھ دیا ہے حضور نے احادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے صاف گو لوگ ہرگز پسند نہیں جو کسی کی برائی اس کے سامنے یا اس کی غیر حاضری میں بیان کر کے اس کا دل دکھائیں۔

حضور نے فرمایا۔ غیبت سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ جس کے خلاف غیبت کرنے کو دل چاہے اس کے لئے دعا کریں اور جس جس کے خلاف غیبت کر چکے ہیں ان کے لئے دعاؤں میں لگ جائیں۔ اس سے آپ کے دل کی اندرونی کیفیت بھی بدل جائے گی اور آپ میں عظمتِ کردار بھی پیدا ہوگی۔

حضور نے خطبہ ثانیہ میں پاکستان اور ان دیگر ملکوں کے لئے جو خشک سالی کا شکار ہیں ان میں سے بھی علی الخصوص افریقی ممالک میں بارش کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ نیز اہلِ عرب کی مشکلات دور ہونے کے لئے بھی بالالتزام دعائیں کرتے رہنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ کچھ عرصہ سے گیس ٹربل کمزوری، اور بے خوابی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد الیاس بٹ۔ احمد نگر)

مارلشیس (صفحہ اوّل سے آگے)

اور آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں روز ہل شہر میں جماعت کی ۲ منزلہ عمارت ہے جس کے اوپر کا حصہ مسجد دارالسلام کے نام سے موسوم ہے اور یہ مسجد بڑی سڑک پر واقع ہے۔ دور سے مسجد کے مینار اور صدر مسجد پر لکھا ہوا کلمہ طیبہ عجیب بہار پیدا کرتا ہے اور اجنبیوں کی توجہ کا مرکز رہتا ہے اور ہماری اس مرکزی مسجد دارالسلام کے نام پر یہاں کے سامنے والے چوک کا نام بھی حکومت نے "دارالسلام سکوائر" رکھا ہے۔ مسجد کے نچلے حصہ میں جماعت کا مرکزی دفتر اور ایک بڑا ہال ہے جو جماعتی کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔ مسجد دارالسلام کے عقب میں خوبصورت ۲ منزلہ مشن ہاؤس ہے اس کے علاوہ ملک کے دیگر ۸ مقامات پر جماعت احمدیہ کی ۸ نہایت شاندار خوبصورت مساجد تعمیر شدہ ہیں اور ایک جماعت میں مسجد کے ساتھ ایک بڑا وسیع اور خوب صورت ہال بھی موجود ہے جو "محمود ہال" کے نام سے موسوم ہے۔ ان مقامات کے علاوہ بھی بعض جگہوں پر افراد جماعت رہائش رکھتے ہیں۔ مارلشیس میں پہلی بار جلسہ سالانہ کا اجراء مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ ہوا پہلے یہ جلسہ صرف ایک دن کے لئے ہوا کرتا تھا مگر اب دو یوم کے لئے ہوتا ہے۔

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

(حدیث نبویؐ)

بعض بعض شعر بڑے پُرحکمت ہوتے ہیں اور بعض بعض تقریریں تو جادو ہوتی ہیں

اعلان نکاح

خاکسار کی ہمشیرہ شاہدہ عبداللہ بنت شیخ محمد عبداللہ ہاگورا مرحوم کا نکاح مورخہ ۲۵/۱/۸۴ بروز بدھ بمقام مسجد مبارک مکرمی خواجہ منصور احمد صاحب ولد خواجہ منظور احمد صاحب سے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

نکاح کا اعلان مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا میں شمولیت فرمائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔ خواجہ منظور احمد صاحب جماعت احمدیہ سرگودھا کے مخلص فدائی احمدی ہیں۔ (شیخ نیّر عبداللہ ہاگورا فارمیسی بلوچی گلہ ۲ وزیر آباد)

تقریب شادی

● — مورخہ ۳۰/۱۲/۸۳ عزیزہ شاہدہ تسنیم ایم ایس سی کا نکاح محترم مولانا عبدالمالک صاحب مرحوم نے ہمراہ خالد محمود نعیم ایم اے پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول نائیجیریا ابن چوہدری محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر بیس ہزار روپے حق مہر پر مسجد مبارک میں پڑھا۔ ازراہ شفقت و مودّت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نکاح کے موقعہ پر مسجد میں جلوہ افروز رہے اور دعائے خیر و برکت کی۔

مورخہ ۱۸/۱۲/۸۳ بوقت تین بجے بعد دوپہر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ محترم قاری محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریب کے متعلق مختصر تعارف کے بعد خیر و برکت کی دعا کروائی۔ جسمیں کثیر تعداد میں بزرگان سلسلہ اور اہالیان ربوہ نے شرکت کی۔

بزرگان سلسلہ بالخصوص درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت اور بابرگ و بار ہونے کے لئے دعا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ملک محمد احمد ثاقب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ ریٹائرڈ)

● — میرے بیٹے عزیزم شیخ عبدالسمیع کی شادی ٹانہ آباد کی پُرمسرت تقریب ۵ جنوری ۱۹۸۴ء کو عمل میں آئی۔ برات صبح فیصل آباد سے روانہ ہو کر دوپہر کو فاروق آباد (چیچہ وطنی) پہنچی جہاں مولانا نور الحق صاحب انور سابق مبلغ افریقہ و امریکہ نے عزیزم شیخ عبدالسمیع صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ شہناز کوثر بنت چوہدری محمد یحییٰ صاحب آف فاروق آباد دس ہزار روپے حق مہر پر بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں پڑھا۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ اسی دن سہ پہر کو دعائے رخصتانہ کے بعد برات روانہ ہو کر واپس فیصل آباد پہنچی اور دوسرے دن ۶/۱/۸۴ کو خاکسار نے اپنے مکان پر عزیزہ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت بکثرت شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر حضرت شیخ محمد احمد صاحب منظر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔ (حاجی شیخ عبداللطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جناح کالونی فیصل آباد۔)

الفضل کے بیرون پاکستان خریداروں کی خدمت میں ضروری گزارش

الفضل کے بیرون پاکستان خریدار حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اخبار کی قیمت ازراہ کرم اپنے ملک کے نیشنل بنک آف پاکستان کی برانچ میں جمع کرا کر اس کی ٹی ٹی منیجر الفضل کے نام بھجوایا کریں۔ اس طرح ان کی قیمت بہت جلد دفتر الفضل میں پہنچ سکتی ہے۔ بصورت دیگر ان کے مرسلہ چیک یا ڈرافٹ کی وصولی میں تین تین چار چار ماہ بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ اور تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(عباد اللہ گھمن منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ ، ۴۱۸۶۴۶
رہائش :- ۴۱۸۶۴۵
۱۰ - اشادمان کالونی لاہور

۱۱۱ - فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔
۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔

چیف ایگزیکٹو
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

امسال ۹-۱۰-۱۱ مارچ بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔
گھوڑ سواروں سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔
(صدر گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کمیٹی)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
(منیجر)

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں

بھٹہ خشت کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

ایم۔ احمد اینڈ کمپنی
(کالموں اور نوز)

2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
فون:- کوئٹہ: دفتر 73048 ، گھر 73018
لاہور: دفتر 52836 ، گھر 306236

نعیم جنرل سٹور

: مین بازار شیخوپورہ
ہر قسم کا سامان دستیاب ہے
پروپرائٹر: نعیم احمد قاضی

سوزوکی سروس ڈیلر

ناغہ: بروز اتوار

منی موٹرز ورکشاپ

سندھ انجینئرنگ لمیٹڈ گلبرگ ۳ لاہور فون نمبر ۸۸۲۴۰۴
(جاپانی گاڑیوں کے ماہر)

ضرورت برائے سٹاف

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:

۱۔ شفٹ انجینئر ——— ڈپلومہ انجینئر کو ترجیح دی جائے گی۔
کم سے کم ۵ سال شفٹ کنٹرول کرنے اور مینٹنس کا تجربہ رکھتا ہو۔
عمر تیس ۳۰ سال سے کم نہ ہو

۲۔ فورمین ——— مکینیکل کا تجربہ رکھتا ہو۔
امیدوار میں اتنی قابلیت ہونی چاہیئے کہ خودکار مشینوں کی مرمت اور دیکھ بھال کر سکے۔

۳۔ مشین اپریٹر و فٹر ——— ڈپلومہ ہولڈر کو ترجیح دی جائے گی۔

(۱) تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔
(۲) لیبر قوانین کے تحت تمام مراعات حاصل ہوں گی۔
(۳) قابل امیدواروں کے لئے ترقی کے روشن امکانات ہیں۔
(۴) سنگل رہائش کی سہولت ہو گی۔
(۵) فورمین کی پوسٹ کے لئے فیملی کوارٹر دیا جا سکتا ہے۔
(۶) تمام امیدواروں میں ورکرز سے کام لینے کی صلاحیت ہونی چاہیئے۔
(۷) درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر ۱۸ جی ٹی روڈ جہلم

خصوصی رعایت

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم

ربوہ میں بارہ فیصد رعائت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں۔ اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعائت

شکور پارک میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں۔ پلیاں۔ مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

شکور پارک ایک طرف مسجد اقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ چوڑی سڑک پر واقع، چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ بہت اچھا موقع ہے۔

بہترین رہائشی منصوبہ

اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوست احباب فائدہ اٹھائیں۔

: رابطہ کے لئے :

پروپرائٹر: حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

: فون نمبر: 416 :

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

پُر امید واحد علاج گاہ

حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خرید کر پڑھے

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی لاجواب دوا، بینظیر تحفہ

مفید معدہ

ملنے کا پتہ: دارالعلاج رحمت بازار ربوہ

مجید ہاؤن
رہائشی منصوبہ نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
- باقاعدہ منظور شدہ
- ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

احمد میڈیکل سٹور
ادویات بازار سے بارعایت خریدیں۔ عورتوں اور بچوں کے لئے کوالیفائیڈ سٹاف نرسز کا انتظام ہے۔ جنرل سٹور کا سامان بھی دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: چوہدری مشتاق احمد اقصیٰ روڈ۔ سراج الدین مارکیٹ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ جنوری
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!
مینجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

ارضی قابل فروخت
قریباً ۲۵ ایکڑ اراضی اندرون حدود کمیٹی پنڈی بھٹیاں طالب والا پتن روڈ پر پنڈی بھٹیاں سے قریباً ½ میل برائے فروخت موجود ہے۔ رابطہ کے لئے رجوع کریں مرزا مجیب احمد
فون نمبر دفتر ۵۵۵ دفتر P/A گولبازار ربوہ

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں
۶-۳۰-۲۰۰-۱۰۰۰-۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

وکلاء حضرات متوجہ ہوں
اس سال ہم نے قانونی کتب کی بائنڈنگ کیلئے امپورٹڈ میٹریل کا انتظام کیا ہے۔ اپنی قیمتی کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ کمپنی ہذا کی رسید لئے بغیر کسی سے لین دین نہ کریں۔ بصورت دیگر کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی۔ نیز ہمارے ہاں گولڈن چھپائی کا معقول انتظام ہے۔
شیخ غلام نبی اینڈ کو بنگالی گلی نمبر 7 مکان نمبر 14 لاہور۔ ٹیلیفون 67409

فائن سٹیل جہیز شاپ
ہمارے ہاں ہر قسم کی کراکری مثلاً سٹین لیس سٹیل۔ چائے دانی سیٹ۔ ایچی کیس۔ برلیف کیس۔ پیڈسٹل فین۔ ایرانی ڈنر سیٹ سلائی مشین۔ واشنگ مشین اور ہر قسم کا پلاسٹک کا سامان اور کچن کی اشیاء دستیاب ہیں۔
جہیز کا سامان -/۲۰۰ روپے ماہوار کی اقساط پر دیا جا سکتا ہے۔
خان کراکری سٹور میاں شاپنگ سنٹر
گلبرگ لاہور
فون: 87703
شوروم: 69/A مین بازار۔ کینال پارک گلبرگ لاہور

هو الشافی
عورتوں اور بچوں کے امراض کیلئے
المبارکہ میٹرنٹی ہوم اینڈ کلینک
"المبارکہ" ڈگری کالج روڈ دارالعلوم غربی ربوہ
گھر پر یا میٹرنٹی ہوم میں
چوبیس گھنٹے سروس میسر ہے

ضرورت ہے
ہم نہایت خوشی سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ اہالیان ربوہ کی سہولت کے لئے ربوہ میں نیو خان روڈ رنزا ئر کنڈیشنڈ فلائنگ کوچ کا باقاعدہ دفتر کھل گیا ہے۔ عنقریب ربوہ سے راولپنڈی کے لئے صبح اور شام ایک کوچ روانہ ہوا کریگی۔ ۱۲ گھنٹے قبل کی ایڈوانس بکنگ کو ترجیح دی جائے گی۔
ربوہ سے لاہور یا راولپنڈی سوار ہونے والے مسافروں کی بکنگ صرف ربوہ سے ہی ہو سکے گی۔
نوٹ:۔ اوقات کار ۸ بجے صبح سے ½۱۲ اور شام ۴ بجے سے ۵ بجے تک۔
ایک محنتی اور دیانتدار کارکن کی ضرورت ہے
المصور ایجنسی گولبازار
نزد پوسٹ آفس ربوہ۔ فون PP 555

هو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ائیر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی
پروپرائٹرز: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

هو الشافی
مایوس و پریشان مریض
جو ہر قسم کا علاج کرو کر مایوس ہو چکے ہیں اپنے مرض کی مفصل علامات لکھ کر GERMAN اور AMERICAN ہومیوپیتھک ادویات سے بذریعہ ڈاک علاج کروائیں یا خود بذات CLINIC میں تشریف لائیں۔
HOMOEOPATHIC Dr. S.A. RAHMAN R.M.P
ہمدردانہ مشورہ، بہترین تشخیص اور کامیاب سائنٹفک علاج
کے لئے پتہ یاد رکھیں
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سوسائٹی ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ڈرنہ چوک ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب